DAR-UL-IFTA

دارالافتاء

حوالہ نمبر: 4331/38	فتویٰ نمبر: 60094/56 سائل: صدیق اللہ	مجیب: عبداللہ ولی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: محمد حسین خلیل خیل مفتی:	مفتی:
کتاب: شرکت ومضاربت کے مسائل	باب: شرکت ومضاربت سے متعلق متفرق مسائل	تاریخ: 27-07-2017

کاروبار کے لیے کسی سے سرمایہ لینے کا جائز طریقہ

بندہ کا اپنا پٹرول پمپ ہے، جس کے لیے تیل کی سپلائی کا طریقہ یہ ہے کہ ہم ایک ایجنٹ سے تیل لیتے ہیں اور وہ ڈپو سے لیتا ہے، اور فی لیٹر 3،2 روپے ہم سے کماتا ہے۔ اب ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ہم کسی سے بڑی رقم لے کر بلاواسطہ ڈپو سے تیل خریدیں؛ کیونکہ ہمارے پاس اپنی رقم نہیں ہے، اور رقم مہیا کرنے والے شخص کو فی لیٹر فروخت پر 0.5 روپے منافع دے دیں، باقی پمپ کے اثاثہ جات وغیرہ میں وہ شریک نہ ہو، اور ہم نے اس کو یہ بھی بتایا ہے کہ نفع نقصان میں آپ ہمارے شریک ہوں گے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس طریقے سے رقم لینا صحیح ہے یا نہیں؟ اور نقصان کی صورت میں ازالہ کا کیا طریقہ ہو گا؟

وضاحت: سائل نے فون پہ بتایا کہ: سوال کا مقصد پٹرول پمپ کو چلانے کے لیے جائز طریقے سے سرمایہ اور پٹرول کا حصول ہے، لہٰذا اگر اس کی کوئی اور جائز صورت ہو تو اس کی طرف بھی راہ نمائی کریں۔

الجواب باسم ملهم الصواب

مذکورہ صورت میں آپ اپنا پٹرول پمپ چلانے کے لیے مندرجہ ذیل طریقوں سے پٹرول حاصل کرسکتے ہیں:

(1)۔۔۔ مضاربت کے طریقے پر:

اس کا حاصل یہ ہے کہ جس شخص سے آپ تیل کی خریداری کے لیے رقم لیں گے، تیل اس کا ہو گا، اور آپ اس کے لیے کام کریں گے۔ اپنی رقم تیل کی خریداری میں شامل نہیں کریں گے۔

مضاربت میں نفع کی تقسیم کے بارے میں اصول یہ ہے:

"نفع کی تقسیم فیصد کے اعتبار سے ہو گی، جس شرح تقسیم پر بھی فریقین راضی ہوں وہ طے کرنا درست ہے۔ اور کسی بھی فریق کا نفع میں حصہ لم سم رقم کی شکل میں یا سرمایہ کی نسبت سے (مثلاً یہ کہ آپ کے سرمائے کا دس فیصد بطور نفع آپ کو ملے گا) طے کرنا درست نہیں"۔ (لہٰذا سوال میں آنجناب نے رقم دینے والے فریق کو نفع دینے کا جو طریقہ لکھا ہے، مضاربت کے اصول کے پیش نظر وہ درست نہیں)۔

نقصان کے بارے میں اصول یہ ہے:

"اگر نقصان آپ کی تعدی یا تقصیر (زیادتی یا کوتاہی) کے بغیر ہوا اور کاروبار سے کچھ نفع حاصل ہوا ہو تو نقصان کو اولاً حاصل شدہ نفع سے پورا کیا جائے گا، لیکن اگر کاروبار سے کوئی نفع نہ آیا ہو یا حاصل شدہ نفع نقصان کی تلافی کے لیے کافی نہ ہو تو پھر نقصان کی ذمہ داری

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

آپ پر نہیں آئے گی، بلکہ نقصان رقم دینے والے کو برداشت کرنا ہوگا۔ اور اگر نقصان آپ کی تعدی یا تقصیر (زیادتی یا کوتاہی) سے ہوا تو پھر نقصان کی ذمہ داری آپ پر آئے گی اور نقصان آپ کو برداشت کرنا پڑے گا"۔

مضاربت کے کاروبار سے متعلق جو اخراجات ہوں وہ نفع کی تقسیم سے قبل ہی نفع سے منہا کیے جائیں گے، البتہ اگر نفع نہ ہو یا اخراجات سے کم ہو تو پھر اخراجات اصل سرمایہ سے منہا کیے جائیں گے۔

الهداية (209/3)ـــــ:

قال وما هلك من مال المضاربة فهو من الربح دون رأس المال؛ لأن الربح تابع وصرف الهلاك إلى ما هو التبع أولى كما يصرف الهلاك إلى العفو في الزكاة، فإن زاد الهالك على الربح فلا ضمان على المضارب؛ لأنه أمين.

بدائع الصنائع (107/6)ـــــ:

وأما ما تحتسب النفقة منه فالنفقة تحتسب من الربح أولا إن كان في المال ربح، فإن لم يكن فهي من رأس المال؛ لأن النفقة جزء هالك من المال، والأصل أن الهلاك ينصرف إلى الربح.

(2)۔۔۔ <u>شرکت کے طریقے پر:</u>

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ سرمایہ آپ لگائیں اور کچھ دوسرے شخص سے لیں، اور اس سے کاروبار کریں، جو نفع حاصل ہو اس کو طے شدہ فیصد کے مطابق تقسیم کریں۔

شرکت میں نفع کی تقسیم کا اصول یہ ہے:

"نفع کی تقسیم فیصد کے اعتبار سے ہوگی، کسی ایک فریق کا نفع لم سم رقم کی شکل میں یا سرمایہ کی نسبت سے (مثلاً یہ کہ آپ کے سرمائے کا دس فیصد بطورِ نفع آپ کو ملے گا) متعین کرنا درست نہیں، جس شرحِ تقسیم پر بھی فریقین راضی ہوں اس کو طے کیا جاسکتا ہے، البتہ اگر کوئی فریق کام نہ کرنے کی شرط لگائے تو نفع میں اس کا حصہ اس کے سرمایہ کے تناسب سے زیادہ طے کرنا درست نہیں"۔

نقصان کے بارے میں اصول یہ ہے:

"نقصان کو اولاً حاصل شدہ نفع سے پورا کیا جائے گا، لیکن اگر کاروبار سے کوئی نفع نہ آیا ہو یا حاصل شدہ نفع نقصان کی تلافی کے لیے کافی نہ ہو تو پھر ہر شریک اپنے سرمایہ کے تناسب سے نقصان کا ذمہ دار ہوگا"۔

شرکت کے کاروبار سے متعلق جو اخراجات ہوں وہ نفع کی تقسیم سے قبل ہی نفع سے منہا کیے جائیں گے، البتہ اگر نفع نہ ہو یا اخراجات سے کم ہو تو پھر اخراجات اصل مجموعی سرمایہ سے منہا کیے جائیں گے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

ردالمحتار(312/4)ـــــ:

قوله: (ومع التفاضل في المال دون الربح) أي بأن يكون لأحدهما ألف وللآخر ألفان مثلاً واشترطا التساوي في الربح، وقوله (وعكسه): أي بأن يتساوى المالان ويتفاضلا في الربح، لكن هذا مقيد بأن يشترط الأكثر للعامل منهما أو لأكثرهما عملاً، أما لو شرطاه للقاعد أو لأقلهما عملاً فلا يجوز كما في البحر عن الزيلعي والكمال.

قلت: والظاهر أن هذا محمول على ما إذا كان العمل مشروطاً على أحدهما. وفي النهر: اعلم أنهما إذا شرطا العمل عليهما إن تساويا مالاً وتفاوتا ربحاً جاز عند علمائنا الثلاثة خلافاً لزفر والربح بينهما على ما شرطا وإن عمل أحدهما فقط؛ وإن شرطاه على أحدهما، فإن شرطا الربح بينهما بقدر رأس مالهما جاز، ويكون مال الذي لا عمل له بضاعةً عند العامل، له ربحه وعليه وضيعته، وإن شرطا الربح للعامل أكثر من رأس ماله جاز أيضاً على الشرط ويكون مال الدافع عند العامل مضاربةً، ولو شرطا الربح للدافع أكثر من رأس ماله لا يصح الشرط ويكون مال الدافع عند العامل بضاعةً، لكل واحد منهما ربح ماله والوضيعة بينهما على قدر رأس مالهما أبداً، هذا حاصل ما في العناية اهـ ما في النهر .... إلخ

الدر المختار(487,485/6)ـــــ:

(ولكل من شريكي العنان والمفاوضة أن يستأجر) من يتجر له أو يحفظ المال.....(ويسافر) بالمال له حمل أو لا هو الصحيح، خلافا للأشباه. وقيل: إن له حمل يضمن وإلا لا. ظهيرية، ومؤنة السفر والكراء من رأس المال إن لم يربح. خلاصة.

ردالمحتار(487/6)ـــــ:

(قوله: ومؤنة السفر إلخ) أي ما أنفقه على نفسه من كرائه ونفقته وطعامه وإدامه من جملة رأس المال في رواية الحسن عن أبي حنيفة قال محمد: وهذا استحسان، فإن ربح تحسب النفقة من الربح وإن لم يربح كانت من رأس المال، خانية.

(3)۔۔۔مرابحہ کے طریقے پر:

تیسرا طریقہ "مرابحہ" کا ہے۔ "مرابحہ" کی تعریف یہ ہے:

" بائع مشتری کے سامنے مبیع کی لاگت اور اس پر کمائے جانے والے نفع کی وضاحت کردے، کہ یہ چیز مجھے اتنے کی پڑی ہے اور میں آپ کو اتنے نفع پر بیچ رہا ہوں"۔

لہذا مرابحۃً پٹرول خریدنے کی صورت یہ ہو گی کہ جس شخص سے آپ رقم لینا چاہتے ہیں، وہ آپ کو رقم دینے کے بجائے پٹرول خرید کر دے، اور اس پر آپ سے متعین نفع (مثلاً فی لیٹر 0.5) وصول کرے۔ اگر وہ شخص خود پٹرول خرید کر آپ کو بیچنے کے لیے تیار نہ ہو تو کسی تیسرے شخص کو اپنا وکیل بنادے جو اس کے لیے پٹرول خریدے، قبضہ کرے اور پھر آپ کو مرابحۃً بیچ دے۔ اور

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

اگر وہ کسی تیسرے شخص کو اپنا وکیل بنانے پر بھی راضی نہ ہو تو آپ کو بھی اپنا وکیل بنا سکتا ہے، آپ اس کا وکیل بن کر ڈپو سے پٹرول خریدیں گے، اور اس کی طرف سے اس پر قبضہ کریں گے۔ اس طریقے سے جب پٹرول بواسطہ وکیل آپ کے مؤکل کی ملکیت اور قبضے میں آجائے گا تو پھر آپ وہ پٹرول اس سے مرابحۃً (مثلاً فی لیٹر 0.5 روپے نفع پر) خرید لیں۔ تاہم پٹرول کی مرابحۃً خرید و فروخت کے لیے مندرجہ ذیل مراحل کو ترتیب وار انجام دینا ضروری ہے:

(1) سب سے پہلے رقم دینے والا شخص یا اُس کا وکیل (کسی تیسرے شخص کو وکیل بنادے یا آپ کو) ڈپو سے اُس کے لیے پٹرول خریدے۔

(2) پٹرول کی خریداری کے بعد وہ شخص خود یا اُس کا وکیل اس پر قبضہ کرے۔ اور اُس پر کچھ عرصہ ایسا گذرے جس میں پٹرول آپ کے مؤکل کے ضمان (رسک) میں ہو، یعنی اگر خدانخواستہ اس وقت پٹرول کو کوئی نقصان پہنچے تو وہ نقصان آپ کے مؤکل (رقم دینے والے) کو برداشت کرنا پڑے۔

(3) اس کے بعد نئے عقد (ایجاب وقبول) کے ذریعے آپ اس سے وہ پٹرول مرابحۃً خرید لیں۔

اگر ان میں سے کسی بھی مرحلہ کو پورا نہیں کیا گیا تو عقد درست نہیں رہے گا۔

ان تینوں صورتوں میں پہلی دو صورتیں اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے، تاہم آسانی تیسری صورت میں ہے، اور اس تیسری صورت پر بھی مذکورہ شرائط کی رعایت کے ساتھ عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

المعايير الشرعية: معيار المرابحة رقم (8): رقم الصفحة: 209:

1/1/3 يحرم على المؤسسة أن تبيع سلعةً بالمرابحة قبل تملكها لها. فلا يصح توقيع عقد المرابحة مع العميل قبل التعاقد مع البائع الأول لشراء السلعة محل المرابحة، وقبضها حقيقةً أو حكماً بالتمكين أو تسليم المستندات المخولة بالقبض (وينظر البند 1/2/3 والبند 4/2/3). كما يعتبر بيع المرابحة غير صحيح إذا كان عقد الشراء الأول باطلاً لا يفيد ملكاً تاماً للمؤسسة.

2/1/3 يجوز أن يتم تعاقد المؤسسة مع البائع عن طريق لقاء الطرفين وإبرام عقد البيع مباشرةً بعد مناقشة تفاصيله، كما يجوز أن يتم ذلك عن طريق إشعارين بإيجاب وقبول متبادلين بالكتابة أو المراسلة بأي شكل من أشكال الاتصال الحديثة المتعارف عليها بضوابطها المعروفة.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

3/1/3الأصل أن تشتري المؤسسة السلعة بنفسها مباشرةً من البائع، ويجوز لها ذلك عن طريق وكيل غير الآمر بالشراء، ولا تلجأ لتوكيل العميل (الآمر بالشراء) إلا عند الحاجة الملحة. ولا يتولى الوكيل البيع لنفسه، بل تبيعه المؤسسة بعد تملكها العين، وحينئذٍ يراعى ما جاء في البند 5/1/3.........الخ

5/1/3 يجب الفصل بين الضمانين: ضمان المؤسسة، وضمان العميل الوكيل عن المؤسسة في شراء السلعة لصالحها، وذلك بتخلل مدة بين تنفيذ الوكالة وإبرام عقد المرابحة من خلال الإشعار من العميل بتنفيذ الوكالة والشراء، ثم الإشعار من المؤسسة بالبيع.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

عبداللہ ولی غفراللہ لہ

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

3/ذیقعدہ/1438ھ

الجواب صحیح

دارالافتاء جامعۃ الرشید کراچی

٣/ذوالقعدہ/١٤٣٨ھ

الجواب صحیح

٥/١١/١٤٣٨ھ

دارالافتاء

جامعة الرشید

رمضان ١٣٨٣

فتویٰ نمبر:

احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE